دیکھیئے پاتے ہین عشاق بتون سے کیا فیض
اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے

ملنا ترا اگر نہین آسان تو سہل ہے
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہین

چاہتے ہین خوب رویون کو اسد
آپ کی صورت تو دیکھا چاہیئے

جانتا ہون ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہین آتی

وفا کیسی کہان کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستان کیون ہو

ہلکا ہلکا مزاح جو شاعرانہ خوش طبعی کا مظہر تو ہے اور اپنے اندر طنز کے تیز نشتر بھی پنہان رکھتا ہے لیکن جوان خصوصیات کے ساتھ ساتھ خواب پرست کو حقائق سے قریب تر لانے مین بھی انتہائی مد ثابت ہوتا ہے —

لیکن مرزا غالب کی ظرافت کی اس خاص کیفیت سے قطع نظر جسے ہم نے شاعرانہ مزاح کا نام دیا ان کے کلام مین یاس و مزاح کا ایک خوشگوار امتزاج بھی نظر آتا ہے — غالب کی داستان حیات یون بھی ایک ٹیڑھی لکیر تھی — اس پر فطری طور پر حساس ہونے کے باعث ان کے کلام مین حزن و یاس کی ایک واضح کیفیت بھی پیدا ہوگئی لیکن یہان ان کی فطری خوش مزاجی آڑے آئی اور فضا کی تیرگی مین مسرت کی ایک درخشندہ لکیر سے چکا چوند پیدا کرتی چلی گئی —